پھر ابابیل کی صورت کوئی لشکر نکلے !!!

تحریر: سہیل احمد لون

گزشتہ دنوں برطانیہ کے پرنس ولیم اپنی اہلیہ کیتھرین کے ہمراہ فرانس میں چھٹیاں مناتے کیمرے کی آنکھ میں اس وقت قید کر لیے گئے جب شہزادی کیتھرین نیم برہنہ حالت میں تھیں۔ بعد ازاں ان تصاویر کو فرنچ میگزین نے شائع بھی کر دیا گیا۔ زمانہ چونکہ انٹرنیٹ کا ہے لہذا شاہی خاندان کی بہورانی کی ٹاپ لیس تصاویر یوٹیوب پر جاری ہونے کے بعد غیرتِ برمنگم پیلس جوش میں آ گئی۔ فرنچ میگزین کے مالک اٹلی کے سابقہ وزیر اعظم ہیں جن کا ایک اور میگزین اٹلی میں بھی شائع ہوتا ہے جس میں بھی انہوں نے برطانیہ کی شاہی بہورانی کی تصاویر شائع کیں۔ شاہی خاندان نے اس بارے میں کوئی نوٹس نہ لیا کہ ان کی نسل کھلے آسمان تلے کپڑوں سے باہر کیوں ہوئی؟ جہاں آگ لگے وہاں دھواں تو اٹھے گا...... زمانہ تو دیکھنے دکھانے کا اس قدر شوقین ہو گیا ہے کہ بچہ ابھی دنیا میں بھی نہیں آتا اس کی تصویر پہلے ہی عوام الناس میں مقبول ہو جاتی ہے۔ اب تو حال یہ ہے کہ مشہور شخصیات کا کیمرہ ایسے تعاقب کرتا ہے جیسے غریب کے مدمقابل بدقسمتی ہوتی ہے۔ شاہی خاندان کی ناموس جب چند سینٹ کے میگزین میں بازاروں میں پامال ہوئی تو شاہی خاندان نے اس پر شدید غیظ و غضب کا اظہار کیا۔ اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے سب سے پہلے یوٹیوب سے سب سارا مواد غائب کروایا۔ اس کے بعد میگزین کے خلاف لیگل ایکشن لیا گیا جس کے نتیجے میں پیرس کی عدالت نے اس میگزین کو بند کرنے کے ساتھ یہ بھی حکم صادر فرمایا کہ میگزین کی تمام کاپیاں ضبط کر لی جائیں۔ مقامی عدالت نے میگزین کی انتظامیہ کو شہزادی کی تمام تصاویر واپس کرنے کا حکم دیا ہے اس کے علاوہ اس بات کی تحقیق کی جا رہی ہے کہ تصاویر کیسے اتاری گئیں؟ آزاد صحافت میں آزادی رائے کا حق سب کو ہے مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ کسی کی پرائیویٹ زندگی کی تشہیر کی جائے۔ برطانیہ کی ایک سستی اخبار ''نیوز آف دی ورلڈ'' جو سلمان بٹ، آصف اور عامر کے لیے کافی مہنگی ثابت ہوئی تھی مگر ٹیلیفون ہیکنگ سکینڈل کے کیس کی بنا پر اسے عدالتی حکم سے بند کیا گیا تھا۔ انسانی حقوق کے علمبردار بننے والوں کا یہ دوہرا معیار سمجھ سے بالاتر ہے جو ایک عام انسان کی عزت اور ناموس کی پاسداری میں میگزین بند کروا دیتی ہے، انٹرنیٹ سے چند منٹوں میں سب کچھ صفایا کروا دیتی ہے مگر جب بات سرورِ کائنات محمدؐ کی حرمت کی ہو تو وہ آنکھوں سے اندھے اور کانوں سے بہرے ہو جاتے ہیں۔ ایک طرف تو انسانی حقوق اور مذہب کی آزادی کا پرچار کیا جاتا ہے، دہشت گردی کے خاتمے کے لیے جنگ کر کے دنیا کی معاشی حالت بگاڑی جا رہی ہے دوسری طرف مذہبی دہشت گردی کو سائنسی اور نفسیاتی طریقوں سے پروان چڑھایا جا رہا ہے۔ ایسے میں تو ہر گلی سے ''دہشت گرد'' ہی برآمد ہوں گے جن کا خاتمہ کبھی ممکن نہ ہو گا۔ کبھی نفرت کے بیج سے محبت کا پودا نہیں پھوٹتا، انسانی حقوق کے نام نہاد علمبردار اگر مخلص ہوتے تو ایسی نوبت نہ آتی مگر وہ تو خود اس سازش کا حصہ ہیں۔ اللہ کے دین کے مخالفین ہر دور میں اپنی استطاعت کے مطابق شر انگیزی کرتے رہے ہیں مگر قدرت نے انہیں عبرت کا نشان بنا دیا۔ کچھ عرصے سے تسلسل کے ساتھ توہین رسالتؐ کے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ ڈنمارک، ہالینڈ، فرانس کے مختلف جریدوں نے ایسے خاکے شائع کیے جس سے آپؐ کی شان میں گستاخی کی کوشش کی گئی۔ کبھی کوئی ملعون پادری قرآن پاک کو جلاتا

ہے تو کبھی امریکی فوجی افغانستان میں قرآن پاک کی بے حرمتی کرتے نظر آتے ہیں۔ظلم کے خلاف جتنی دیر سے آواز بلند کی جائے قربانی بھی اتنی بڑی دینی پڑتی ہے اگر شروع سے اس کا مناسب سدباب کیا جاتا تو آج ایسی نوبت نہ آتی کہ آپؐ کی شان میں گستاخانہ فلم بنا کر تشہیر کے لیے پیش کر دی گئی ہے۔اس کے مقاصد اور محرکات مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنا ہی نہیں کچھ اور بھی ہیں۔وطن عزیز میں میڈیا بریکنگ نیوز ایک دوسرے سے پہلے دینے میں ہر وقت کمربستہ رہتا ہے مگر یہ خبر اس وقت بریک کی گئی جب ساری قوم کے دل غم و غصے سے بریک ہو چکے تھے۔ڈنمارک میں جب توہین آمیز خاکے شائع کیے گئے تو اس کے ردعمل میں جو ہنگامہ آرائی کی گئی اس پر مقامی اخبار میں کسی تجزیہ نگار نے طنزاً یہ بات کہی کہ اگر چند واقعات ایسے اور ہوئے تو یہ لوگ خود ہی اپنا سب کچھ تباہ برباد کر دیں گے۔توہین آمیز فلم کے بعد بھی عوام سڑکوں پر نکل آئے،پٹرول پمپس،گاڑیوں،اور سرکاری املاک کو نذر آتش کیا گیا،احتجاجی مظاہروں میں ایسے مناظر دیکھنے میں آئے کہ دو کلمہ گو آمنے سامنے تھے۔پاکستان میں توہین رسالت کا قانون موجود ہے جس کی سزا موت ہے۔انگریز جب برصغیر پر مسلط تھے تو انہوں نے ہی یہ Blasphemy Law نافذ کیا تھا۔جس کا مقصد یہاں بسنے والے مختلف مذاہب میں ہم آہنگی قائم رکھنا تھی تاکہ کوئی کسی دوسرے مذہب،مذہبی پیشوا یا مذہبی صحیفوں کے بارے میں کوئی غلط بات کر کے فسادات کا موجب نہ بنے۔اسی قانون کے تحت 1697ء میں اسکاٹ لینڈ کے شہر ایڈنبرا کے رہائشی ایکن ہیڈ جو میڈیکل کا طالب علم تھا پھانسی بھی دی گئی تھی۔یہ قانون بعدازاں نافذ عمل نہ رہا۔مگر موجودہ حالات میں اس قانون کو بین الاقوامی سطح پر نافذ العمل کرنے کی ضرورت ہے لیکن یہ اس وقت تک ممکن نہیں ہو سکتا جب تک تمام مسلمان آپس میں متحد نہ ہوں۔سڑکوں پر آ کر اپنی املاک تباہ کرنے سے کچھ فائدہ نہیں،اس سے تو ہم معلونوں کے مذموم ارادوں کو غیر ارادی طور پر پورا کر رہے ہیں۔9/11 کی پہلی برسی مناتے ہوئے مخصوص وقت پر تمام کام بند کر کے خاموشی اختیار کی گئی جس میں دنیا کے کئی ممالک نے حصہ لیا۔اگر متحد ہو کر باشعور احتجاج کیا جائے تو اس کا اثر محسوس کیا جا سکتا ہے۔اگر صرف پاکستان کے اٹھارہ کروڑ عوام ایک مخصوص وقت میں نعرہ تکبیر......اللہ اکبر تین بار کہہ دے تو اس کی گونج وائٹ ہاؤس کے در و دیوار میں دراڑ ڈال سکتی ہے۔اگر 9/11 کی برسی مناتے ہوئے امریکہ سے یکجہتی کا اظہار کرنے کے لیے ایک سے دو منٹ کی خاموشی میں درجنوں ممالک حصہ لے سکتے ہیں تو ناموس رسالتؐ کے لیے تمام مسلم ممالک ایک وقت میں یک زبان ہو کر اللہ اکبر کا نعرہ نہیں کیوں نہیں لگا سکتے؟اس وقت تمام مسلم ممالک کے سربراہان کو اقوام متحدہ میں توہین رسالت کے متعلق قرارداد لانی چاہیے۔ایسا بین الاقوامی قانون پاس کروانا ضروری ہو گیا ہے جس سے تمام مذاہب کے عقائد اور ان کے مذہبی پیشواؤں کا احترام لازمی بنایا جائے۔کسی بھی مقدس کتاب یا ہستی کی بے حرمتی بین الاقوامی جرم قرار دیا جائے۔اگر شاہی خاندان اپنی عزت اخبارات کی زینت بنتا نہیں دیکھ سکتا حالانکہ شہزادی کیتھرین کی وہ تصاویر شائع ہوئیں جو حقیقت پر مبنی ہیں تو مسلمان یہ کیسے برداشت کریں گے کہ سرکار دو عالمؐ کی شان میں گستاخانہ فلم بنا کر ریلیز کر دی جائے۔اب دیکھنا یہ ہے کہ کب مسلم امہ اپنا مقدمہ لے کر بین الاقوامی عدالت میں جاتی ہے؟انسانی حقوق کے علمبرداروں کی دوہرے معیار والی عینکیں اتارنے کے لیے ضروری ہے کہ تمام مسلمان ممالک آپس میں کم از کم توہین رسالتؐ کے معاملے پر اتحاد کا مظاہرہ کریں۔انسانی حقوق کے لیے کام کرنے والی این جی اوز کو بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔دراصل یہ ہمارے نفاق کا نتیجہ ہے کہ اس ہستی کی توہین بار بار کی جا رہی جس

کے لیے اللہ تعالی نے ساری کائنات بنائی۔ یہ بھی سچ ہے کہ اللہ تعالی اپنی محبوب ہستی کے گستاخوں کو عبرت کا نشان بنانے کے لیے بہت دیر تک ہمارے جاگنے اور متحد ہونے کا انتظار نہیں کرے گا وہ آج بھی ابابیل کے لشکر کو حکم دے تو گستاخانِ رسول عبرت کا نشان بن جائیں گے۔

ابراہہ وقت چلا جانب کعبہ اے سہیل
پھر ابابیل کی صورت کوئی لشکر نکلے

تحریر: سہیل احمد لون
سربٹن۔سرے
sohailloun@gmail.com

20-09-2012.